ایک خط ایک جائزہ

(نواب مشتاق احمد خان مدظلہ ایجنٹ جنرل ریاست حیدر آباد برائے پاکستان کا عنایت نامہ مجلہ عثمانیہ کے نام)

"فخر منزل"

۱۰۸۔ڈی ماڈل ٹاؤن

لاہور ۵۴۷۰۰

۱۲ر مئی ۱۹۹۶ء

مکرمی

السلام علیکم

آپ کا گرامی نامہ ایک ہفتہ سے میرے پاس پڑا ہے اور میں جواب نہیں دے سکا۔ بات یہ ہے کہ میں دس بارہ دنوں سے سخت قسم کی پیچش اور اسہال کی شکایت میں مبتلا تھا۔ اب ذرا بہتر ہوا ہوں تو بستر میں بیٹھ کر عریضہ ارسال کر رہا ہوں۔

صحت کی اس حالت میں، میں محترمی شاہ بلیغ الدین صاحب کے بارے میں کچھ زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔ وہ طالب علم تھے اور میں حیدر آباد میں ریلوے افسر تھا۔ وہاں ایک موقع پر ان کا نام ایک مشہور طالب علم لیڈر کے عنوان سے سنا۔ حیدر آباد میں میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ کراچی آنے کے بعد ان کی میلاد مبارک کے موقعوں پر تقریروں کی دھوم سنی تو ایک عزیز کے واسطے سے جو شائد جامعہ عثمانیہ میں ان کے ہم جماعت یا ہم عصر تھے ان سے رابطہ قائم کیا اور درخواست کی کہ میرے ہاں سالانہ میلاد شریف کی تقریب ہوتی ہے وہ اس میں بھی شرکت فرمائیں۔ میری اس درخواست کی پذیرائی ہوئی اور وہ دو تین برس تک پابندی سے میرے اور میرے بھائی ڈاکٹر توفیق کے ہاں تشریف لا کر لاہور کی محفلوں کو گرماتے رہے۔ پھر بوجوہ یہ سلسلہ بھی منقطع ہوگیا۔ اب کبھی کبھی کراچی آتا ہوں تو ملاقات ہو جاتی ہے۔ شاہ بلیغ الدین صاحب کی تقریروں کی گہرائی اور دلچسپی کے بارے میں، میں ایک عاصی کیا بتا سکتا ہوں۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی ایک کیسٹ سن کر ہم سب لوگ بے حال ہوگئے۔ وہ خطابت کا کمال تھا۔ اللہ کرے ان کا زور قلم اور زبان اور ترقی کریں۔ کئی برس تک میں ریڈیو پر ان کی اکابر اسلام کے بارے میں "روشنی" کے عنوان سے بھی تقاریر سنتا رہا۔ بس بھائی اس سے زیادہ میں کچھ اور عرض نہیں کر سکتا۔ اگر ان کی تصنیفات اور تالیفات کا پتہ مل جائے تو استفادہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

میں تیزی سے بوڑھا ہو رہا ہوں۔ تابکئے؟ اب دنیا اور اس کے حالات سے بھی نفرت پیدا ہوگئی ہے۔ بس "ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را" کے مصداق زندگی گزار رہا ہوں۔

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے۔

دعا گو

مشتاق احمد خان